THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.2 2026

غزوہ بدر میں نبوی عسکری حکمتِ عملی اور نظامِ شوریٰ: تفسیر ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن کی روشنی میں ایک تحقیقی وعصری مطالعہ

PROPHETIC MILITARY STRATEGY AND THE CONSULTATIVE SYSTEM IN THE BATTLE OF BADR: A RESEARCH AND CONTEMPORARY STUDY IN THE LIGHT OF TAFSEER DHAKHĪRAT AL-JINĀN FĪ FAHM AL-QUR’ĀN

Dilnaz Begum,
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan.
Professor Dr. Muhammad Tahir,
Dean, Faculty of Arts and Humanities, Abdul Wali Khan University Mardan.

Abstract:
The Battle of Badr stands as a definitive milestone in human history, representing the first major ideological conflict between Truth (Haqq) and Falsehood (Batil). This research explores the Prophetic military strategies and the consultative framework (Shura) employed during this decisive encounter, specifically through the exegetical lens of Maulana Sarfaraz Khan Safdar’s Tafseer Dhakhīrat al-Jinān. The study argues that the Prophetic leadership was not merely a display of battlefield tactics but a comprehensive system integrating moral, psychological, spiritual, and administrative dimensions.
By analyzing key events such as the strategic selection of the battlefield, the employment of intelligence, economic containment of the Quraysh, and the democratic essence of the consultative process with the Sahaba, this paper highlights the institutionalization of 'Shura' as a mandatory pillar of Islamic governance. Furthermore, the research provides a comparative analysis of the treatment of prisoners of war (POWs) against modern International Humanitarian Laws (Geneva Conventions), emphasizing the revolutionary "Education as Ransom" model.
The findings suggest that the Badr model offers a timeless strategic paradigm for contemporary Muslim states, particularly in the realms of Fifth-Generation Warfare, good governance, and strategic leadership. The study concludes that the success at Badr was a synthesis of meticulous material planning (Tadbeer) and unwavering spiritual reliance (Tawakkul), providing a viable solution for modern-day political and defensive challenges.

Keywords: *Battle of Badr, Prophetic Military Strategy, Consultative Governance, Tafseer Dhakhīrat al-Jinān, Maulana Sarfraz Khan Safdar, Strategic Planning, Islamic Defense Policy, Ethical Foundations of Jihad, Modern Socio-Political Challenges, Surah al-Anfal*

انسانی تاریخ میں معرکۂ بدر محض دو گروہوں کے درمیان زمین یا اقتدار کی جنگ نہیں تھی، بلکہ یہ دو متصادم نظریات حق اور باطل کا پہلا بڑا ٹکراؤ تھا۔ قرآنِ حکیم نے اسے "یوم الفرقان" (فیصلے کا دن) قرار دے کر اس کی آفاقی اہمیت پر مہر ثبت کی۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد جب مسلمانوں نے ایک آزاد ریاست کی بنیاد رکھی، تو قریشِ مکہ کی جارحیت نے ایک مسلح تصادم کو ناگزیر بنا دیا تھا۔ اس معرکے میں نبی کریم ﷺ نے جن عسکری تدابیر اور مشاورتی اصولوں کی بنیاد رکھی، انہوں نے نہ صرف اس وقت کی سپر پاورز کو حیران کر دیا بلکہ رہتی دنیا تک کے لیے عسکریات (Military Science) اور نظمِ حکومت (Governance) کے رہنما اصول وضع کر دیے۔ زیرِ نظر مقالہ انہی اصولوں کو مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی تفسیری بصیرت کے تناظر میں پرکھنے کی ایک علمی کوشش ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی عسکری قیادت کا امتیاز یہ ہے کہ وہ محض میدانِ جنگ کی حکمتِ عملی تک محدود نہیں بلکہ اخلاقی، نفسیاتی، روحانی اور مشاورتی جہات کو بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ غزوۂ بدر میں مقامِ قیام کا انتخاب، انٹیلیجنس کا استعمال، دشمن کی نفسیاتی کیفیت کا ادراک، اور صحابۂ کرامؓ سے مشاورت جیسے عناصر ایک مربوط عسکری نظام کی نشاندہی کرتے ہیں۔

عصرِ حاضر میں جب جنگی حکمتِ عملی، اسٹریٹیجک اسٹڈیز (Strategic Studies)، گڈ گورننس اور مشاورتی نظام جیسے موضوعات علمی و سیاسی مباحث کا مرکز بن چکے ہیں، تو یہ سوال اہم ہو جاتا ہے کہ نبوی ماڈل ان مباحث میں کیا رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ بالخصوص جدید مسلم ریاستوں کے لیے دفاعی پالیسی، مشاورتی فیصلہ سازی اور

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اخلاقی جنگی اصولوں کے حوالے سے بدر کا واقعہ ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

زیر نظر تحقیق غزوۂ بدر میں نبوی عسکری حکمتِ عملی اور نظامِ شوریٰ کا مطالعہ بالخصوص تفسیر ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش ہے، تاکہ قرآنی تعبیر کے اس مخصوص منہج کے ذریعے اس واقعے کی تفسیری اور فکری جہات کو سمجھا جاسکے اور ان کی عصری معنویت کو واضح کیا جاسکے۔

دورِ حاضر میں عسکری حکمتِ عملی (Strategic Warfare) کو عام طور پر صرف مادی برتری، جدید اسلحہ اور عددی اکثریت کے پیمانوں سے ناپا جاتا ہے۔ اس مادی دوڑ میں اخلاقیات، اجتماعی مشاورت (Shura) اور نفسیاتی و روحانی عوامل کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کیا چودہ سو سال قبل میدانِ بدر میں اپنایا گیا نبوی ماڈل آج کے پیچیدہ اسٹریٹجک دور میں ایک کامیاب ریاست اور دفاعی نظام کے لیے عملی حل پیش کر سکتا ہے؟ نیز، مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے "تفسیر ذخیرۃ الجنان" میں ان روایتی واقعات کو کن جدید اور علمی زاویوں سے بیان کیا ہے؟

تفسیر ذخیرۃ الجنان: تعارف، منہج اور مفسر کا علمی مقام

"ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن" دورِ حاضر کے جلیل القدر عالمِ دین اور محدث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کی پچاس سالہ تفسیری خدمات کا نچوڑ ہے۔ اس تفسیر کی بنیاد وہ دروسِ قرآن ہیں جو آپ گکھڑ کی جامع مسجد میں نمازِ فجر کے بعد پنجابی زبان میں دیا کرتے تھے۔ ان دروس کو آپ کے تلمیذ مولانا محمد نواز بلوچ نے اردو قالب میں منتقل کیا اور حضرت کے فرزندِ اکبر مولانا زاہد الراشدی نے ان پر نظرِ ثانی فرمائی۔ یہ تفسیر 21 جلدوں پر مشتمل ہے اور اپنی سادہ بیانی و علمی گہرائی کی وجہ سے عوام و خواص میں یکساں مقبول ہے۔[1]

تفسیر کا منہج خالصتاً سلفِ صالحین کے طریقہ کار پر استوار ہے، جہاں قرآن کی تشریح قرآن، احادیثِ صحیحہ اور اقوالِ صحابہ و تابعین کی روشنی میں کی گئی ہے۔ مولانا صفدرؒ نے لغوی مباحث، اسبابِ نزول اور علمِ ناسخ و منسوخ کو ملحوظ رکھتے ہوئے آیات کا باہمی ربط نہایت عمدگی سے واضح کیا ہے۔ مفسر کا اسلوب نہایت متوازن ہے؛ وہ پیچیدہ علمی گتھیاں سلجھاتے ہوئے بھی سادہ زبان استعمال کرتے ہیں تاکہ عام قاری بھی قرآنی حکمتوں سے فیض یاب ہو سکے۔[2]

اس تفسیر کی ایک بڑی خصوصیت ایمانیات، عبادات اور اخلاقیات پر تفصیلی بحث ہے۔ مولانا صفدرؒ نے توحید و رسالت کے اثبات اور شرک و بدعات کے رد میں قرآنی دلائل کو نہایت قوت سے پیش کیا ہے۔ نیز، آپ نے معاصر دور کے سماجی و سیاسی چیلنجز کا حل بھی قرآن و سنت کی روشنی میں پیش کیا ہے، جو اسے ایک "عصری تفسیر" کا درجہ دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علمی حلقوں اور دینی مدارس میں اسے ایک مستند مرجع کے طور پر قبول کیا گیا ہے اور اس پر مختلف جامعات میں تحقیقی کام جاری ہے۔[3]

2. غزوہ بدر کا سیاسی و عسکری پس منظر

غزوہ بدر محض ایک اتفاقی جنگ نہ تھی، بلکہ یہ مکہ کے تیرہ سالہ ظلم و استبداد اور مدینہ میں قائم ہونے والی نئی اسلامی ریاست کے درمیان ایک ناگزیر ٹکراؤ تھا۔ مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے "تفسیر ذخیرۃ الجنان" میں ان سیاسی اور عسکری محرکات کو قرآنی آیات کے تناظر میں نہایت گہرائی سے بیان کیا ہے۔

مکی سازشیں

ہجرتِ مدینہ سے قبل قریشِ مکہ نے محسوس کر لیا تھا کہ اسلام اب ایک بین الاقوامی قوت بننے جارہا ہے۔ مولانا صفدرؒ سورۃ الانفال کی آیت 30: "وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ

---

[1] سرفراز خان، مقدمہ ذخیرۃ الجنان / سوانح حیات (گوجرانوالہ: میر محمد لقمان برادران)، ص: 26-27۔

[2] صدر شہید، حافظ عبد القدوس، مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کی تفسیر "ذخیرۃ الجنان" کا منہج اور خصوصیات (پشاور: اسلامکس)، جلد: 13، شمارہ: 02، 2022ء۔

[3] مفتاح الدین، ڈاکٹر محمد عزیز، تفسیر ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن کے مباحث سیرت میں مولانا سرفراز خان صفدر کا منہج، دی جرنل آف اسلامک تھیالوجی، جلد 06، شمارہ 02، 28 اکتوبر 2024۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ..."کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ کفار نے "دارالندوہ" میں ایک خطرناک سیاسی و عسکری اجلاس طلب کیا تھا۔[4] اس اجلاس میں مکہ کے تمام بڑے سردار شریک تھے اور ان کا واحد مقصد دعوتِ اسلامی کا مکمل خاتمہ تھا۔ مفسر کے بیان کے مطابق، اس مجلس میں ابلیسِ لعین "شیخ نجدی" کے روپ میں شریک ہوا اور قریش کی تین بڑی تجاویز پر بحث ہوئی:

1. قید کرنا (لیثبتوک): آپ ﷺ کو کسی کوٹھڑی میں بند کر کے تالہ لگا دیا جائے۔
2. جلاوطنی (او یخرجوک): آپ ﷺ کو مکہ سے نکال دیا جائے تاکہ وہ اپنی بستی سے محفوظ ہو جائیں۔
3. قتل (او یقتلوک): ابوجہل کی اس بدترین تجویز پر اتفاق ہوا کہ ہر قبیلے کا ایک ایک جوان مل کر (نعوذ باللہ) آپ ﷺ پر حملہ کرے تاکہ خون بہا کی ذمہ داری کسی ایک قبیلے پر نہ آئے۔[5]

مولانا صفدرؒ فرماتے ہیں کہ یہ مشرکین کی آخری سیاسی چال تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی خفیہ تدبیر (مکرِ الٰہی) سے ان کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیے اور آپ ﷺ بحفاظت مدینہ ہجرت فرما گئے۔[6]

ریاستِ مدینہ کا دفاعی تناظر

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد مسلمانوں کو ایک نئی ریاست کی تعمیر کے ساتھ ساتھ بیرونی خطرات سے تحفظ کا چیلنج بھی درپیش تھا۔ مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے مطابق، قریشِ مکہ نے ہجرت کے بعد بھی مسلمانوں کا پیچھا نہیں چھوڑا بلکہ مختلف قبائل کو بھڑکانا شروع کر دیا۔ اس صورتحال میں نبوی عسکری حکمتِ عملی کا تقاضا یہ تھا کہ دشمن کی معاشی شہ رگ پر ضرب لگائی جائے۔[7]

مکہ کی معیشت کا سارا دارومدار شام کی طرف جانے والی تجارتی شاہراہ پر تھا، جو مدینہ کے قریب سے گزرتی تھی۔ آپ ﷺ نے دفاعی اقدامات کے طور پر اس شاہراہ کی نگرانی شروع کی تاکہ قریش کو معاشی طور پر کمزور کر کے انہیں امن کا معاہدہ کرنے یا جارحیت سے باز رہنے پر مجبور کیا جا سکے۔[8] مفسر کے بقول، یہی وہ "دفاعی تناظر" تھا جس نے بالآخر مشرکین کو مشتعل کیا اور وہ ابوسفیان کے تجارتی قافلے کو بچانے کے بہانے ہزار کا لشکر لے کر نکل کھڑے ہوئے، جو غزوہ بدر کا فوری سبب بنا۔[9]

3. غزوہ بدر میں نبوی عسکری حکمت عملی

غزوہ بدر محض ایک اتفاقی تصادم نہیں تھا بلکہ یہ نبی کریم ﷺ کی بے مثل عسکری بصیرت اور دفاعی منصوبہ بندی کا مظہر تھا۔ مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے "تفسیر ذخیرة الجنان" میں ان عسکری پہلوؤں کو قرآنی آیات کے تناظر میں نہایت گہرائی سے بیان کیا ہے، جو جدید جنگی حکمت عملی (Military Strategy) کے لیے بھی مشعلِ راہ ہیں۔

انٹیلیجنس اور معاشی حکمت عملی

کسی بھی جنگ میں کامیابی کے لیے دشمن کی نقل و حرکت سے باخبر رہنا بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ مولانا صفدرؒ کے مطابق، آپ ﷺ نے مدینہ کے گردونواح میں انٹیلی جنس

---

[4] مولانا محمد سرفراز خان صفدر، تفسیر ذخیرة الجنان فی فہم القرآن (گوجرانوالہ: میر محمد لقمان برادران)، سورۃ الانفال، زیرِ بحث آیت 30۔

[5] ایضاً، ج:5، ص:132۔

[6] ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2001ء)، ج:1، ص:236۔

[7] سرفراز خان، تفسیر ذخیرة الجنان، سورۃ الانفال، ص:140۔

[8] واقدی، محمد بن عمر، کتاب المغازی (لندن: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس)، ج:1، ص:48۔

[9] سرفراز خان، تفسیر ذخیرة الجنان، ص:145۔

(اطلاعاتی نظام) کا ایسا جال بچھایا کہ ابوسفیان کے تجارتی قافلے اور ابوجہل کے جنگی لشکر کی ایک ایک پل کی خبر مدینہ پہنچ رہی تھی۔[10]

معاشی محاذ پر آپ ﷺ نے قریش کی تجارتی شاہراہ کو نشانہ بنا کر انہیں معاشی طور پر مفلوج کرنے کی تدبیر اختیار کی، تاکہ مکہ کے سرداروں کو اپنی جارحیت پر نظرِ ثانی کرنے پر مجبور کیا جا سکے۔ یہ ایک ایسی اسٹریٹیجک ضرب تھی جس نے قریش کو دفاعی پوزیشن پر آنے پر مجبور کر دیا۔[11]

مقامِ بدر کا انتخاب

میدانِ جنگ میں جغرافیائی پوزیشن کا انتخاب جیت اور ہار کا فیصلہ کرتا ہے۔ مولانا سرفراز خان صفدرؒ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بدر کے مقام پر پہنچ کر پانی کے چشموں کے قریب پڑاؤ ڈالنے کا فیصلہ کیا تاکہ پانی پر مسلمانوں کا کنٹرول رہے۔[12]

اسی ضمن میں حضرت خباب بن منذرؓ کا مشورہ نہایت اہمیت کا حامل ہے، جس میں انہوں نے تکنیکی بنیادوں پر پانی کے قریبی چشمے پر قبضے کی تجویز دی جسے آپ ﷺ نے فوراً قبول فرمالیا۔ یہ "انتظامی بصیرت" کا اعلیٰ نمونہ تھا کہ دشمن پیاسا رہے اور مسلمانوں کو پانی کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔[13]

نفسیاتی وروحانی عوامل

مولانا صفدرؒ نے سورۃ الانفال کی روشنی میں ان نفسیاتی حربوں کا ذکر کیا ہے جو مسلمانوں کے حوصلے بڑھانے اور دشمن کو کمزور کرنے کے لیے استعمال ہوئے:

- خواب کی حقیقت (آیت: 43): اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خواب میں دشمن کی تعداد تھوڑی دکھائی۔ مفسر کے مطابق اس کا مقصد مسلمانوں کے دلوں کو مضبوط کرنا اور بزدلی کے اثرات کو ختم کرنا تھا۔[14]
- شیطانی پروپیگنڈا کا تدارک (آیت: 48): جب ابلیس "سراقہ بن مالک" کی شکل میں مشرکین کی ہمت بندھا رہا تھا، تو عین معرکے کے وقت آسمانی نصرت دیکھ کر وہ بھاگ نکلا۔ مولانا صفدرؒ فرماتے ہیں کہ یہ دشمن پر ایسا نفسیاتی حملہ تھا جس نے ان کی صفوں میں افراتفری پھیلا دی۔[15]

ملائکہ کی نصرت

غزوہ بدر میں مادی اسباب کے ساتھ ساتھ غیبی نصرت کا ظہور بھی ہوا۔ مولانا سرفراز خان صفدرؒ "تفسیر ذخیرۃ الجنان" میں صراحت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔[16]

یہ نصرت محض معجزہ ہی نہیں تھی بلکہ اس کا مقصد مسلمانوں کی ثابت قدمی (ثباتِ قلب) اور دشمن کے دلوں میں رعب ڈالنا تھا۔ مفسر کے بقول، فرشتوں کی آمد نے ثابت کر دیا کہ جب بندہ اپنی تمام تر مادی صلاحیتیں اللہ کی راہ میں جھونک دیتا ہے، تو قدرت اس کی پشت پناہی کے لیے آسمانی دروازے کھول دیتی ہے۔[17]

---

[10] ایضاً، 145۔

[11] واقدی، محمد بن عمر، کتاب المغازی، ج: 1، ص: 48۔

[12] سرفراز خان، تفسیر ذخیرۃ الجنان، ج: 5، ص: 142۔

[13] ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج: 1، ص: 236۔

[14] سرفراز خان، ایضاً، سورۃ الانفال، آیت: 43۔

[15] ایضاً، سورۃ الانفال، آیت: 48۔

[16] سورۃ الانفال، 8: 9۔

[17] سرفراز خان، ایضاً، ج: 5، ص: 148۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.2 2026

4.نبوی نظامِ شوریٰ اور فیصلہ سازی(The Consultative System)

اسلامی ریاست کا نظم وضبط شخصی آمریت کے بجائے اجتماعی دانش اور مشاورت پر استوار ہے۔ غزوہ بدر وہ پہلا عملی میدان تھا جہاں نبی کریم ﷺ نے "شوریٰ" کے قرآنی تصور کو ایک مضبوط انتظامی نظام کی شکل میں متعارف کرایا۔ مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے "تفسیر ذخیرۃ الجنان" میں اس نظام کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی بحث کی ہے۔

شوریٰ کی بنیاد

اسلام میں مشاورت محض ایک اخلاقی مشغلہ نہیں بلکہ ایک شرعی وسیاسی ضرورت ہے۔ مولانا صفدرؒ کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو وحی کے ذریعے علم عطا فرمانے کے باوجود مشورے کا حکم دیا تاکہ امت کے لیے ایک دائمی نمونہ قائم ہو جائے۔[18] "ذخیرۃ الجنان" میں مفسر یہ نکتہ واضح کرتے ہیں کہ مشاورت کا مقصد صرف رائے لینا نہیں ہوتا بلکہ اس سے رفقاءِ کار میں احساسِ ذمہ داری، اعتماد اور اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ یہ نظامِ شوریٰ ہی تھا جس نے ایک بکھرے ہوئے عرب معاشرے کو ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار میں بدل دیا تھا۔[19]

میدانِ بدر میں مشاورت

غزوہ بدر کے دوران ہمیں ہر نازک موڑ پر نبوی مشاورت کے اعلیٰ نمونے ملتے ہیں۔ مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے ان واقعات کا خصوصی تذکرہ کیا ہے:

جنگ کا فیصلہ: جب مدینہ سے باہر نکل کر لشکرِ قریش سے مقابلے کی خبر آئی، تو آپ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ مفسر کے بقول، آپ ﷺ انصار کی رائے کو اہمیت دینا چاہتے تھے کیونکہ "میثاقِ مدینہ" کے تحت وہ مدینہ سے باہر جنگ کے پابند نہ تھے۔[20] حضرت سعد بن معاذؓ کا فدا کارانہ جواب اس مشورے کی کامیابی کا ثمر تھا۔

تکنیکی مشاورت: میدانِ بدر میں مقامِ پڑاؤ کا انتخاب بھی مشورے سے ہوا۔ حضرت خباب بن منذرؓ نے جب دیکھا کہ پوزیشن عسکری لحاظ سے کمزور ہے، تو انہوں نے عرض کیا: "یارسول اللہ! کیا یہ جگہ وحی سے طے ہوئی ہے یا محض جنگی تدبیر ہے؟" آپ ﷺ کے صاد فرمانے پر انہوں نے پانی کے چشموں پر قبضے کا مشورہ دیا، جسے آپ ﷺ نے فوری قبول فرمالیا۔[21] یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ نبوی نظامِ شوریٰ میں ماہرینِ فن کی رائے کو خصوصی مقام حاصل تھا۔

اسیرانِ بدر کا فیصلہ

جنگ کے خاتمے پر ستر (70) قریشی قیدیوں کے مستقبل کا فیصلہ کرنا ایک بڑا انتظامی اور سیاسی چیلنج تھا۔ آپ ﷺ نے حسبِ معمول حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ سمیت کبار صحابہ سے مشورہ کیا۔

- حضرت ابو بکرؓ کی رائے: انہوں نے رحم وکرم اور معاشی ضرورت کے پیشِ نظر فدیہ لے کر رہا کرنے کا مشورہ دیا تاکہ مسلمانوں کی مالی حالت بہتر ہو اور شاید یہ لوگ مستقبل میں اسلام قبول کر لیں۔[22]

---

[18] سرفراز خان، تفسیر ذخیرۃ الجنان، ج:5، ص:135۔

[19] ایضاً، سورۃ آل عمران، زیرِ بحث آیت:159۔

[20] سرفراز خان، تفسیر ذخیرۃ الجنان، ج:5، ص:140۔

[21] ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج:1، ص:236۔

[22] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم (ریاض: دار السلام)، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر:1763۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.2 2026

- حضرت عمرؓ کی رائے: انہوں نے کفر کی کمر توڑنے کے لیے قیدیوں کو قتل کرنے کی تجویز دی تاکہ دشمن پر رعب طاری ہو۔[23]

مولانا صفدرؒ "تفسیر ذخیرۃ الجنان" میں اس واقعے کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کی رائے کو ترجیح دی، تاہم بعد میں نازل ہونے والی آیات (سورۃ الانفال: 67) نے واضح کیا کہ اس وقت کی نازک سیاسی صورتحال میں دشمن کو کمزور کرنا زیادہ ضروری تھا۔[24] مفسر کے مطابق، یہ مشاورتی عمل اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام میں حکمران اعلیٰ ترین سطح پر بھی اختلافِ رائے کا احترام کرتا ہے اور بہترین فیصلے تک پہنچنے کے لیے مختلف زاویوں پر غور کرتا ہے۔[25]

5. اسیرانِ بدر اور بین الاقوامی قانون کا تقابل

غزوہ بدر کے بعد اسیرانِ جنگ (Prisoners of War) کے ساتھ جو سلوک روا رکھا گیا، وہ عالمی تاریخ میں انسانی حقوق کا پہلا اور سب سے جامع منشور ثابت ہوا۔ مولانا سر فراز خان صفدرؒ نے "تفسیر ذخیرۃ الجنان" میں ان واقعات کی روشنی میں اسلامی عدل اور رحمت کے ان پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے جو آج کے عالمی قوانین کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

رحمت و عدل کا ماڈل

تاریخ عالم میں جنگی قیدیوں کو عموماً غلام بنالیا جاتا تھا یا وحشیانہ طریقے سے قتل کر دیا جاتا تھا۔ مولانا صفدرؒ کے مطابق، نبی کریم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں صحابہ کو تاکیدی حکم دیا: "قیدیوں کے ساتھ بہتر سلوک کرو"۔[26]

اس کا عملی نمونہ یہ تھا کہ صحابہ کرامؓ خود کھجوریں کھاتے اور قیدیوں کو روٹی کھلاتے تھے۔[27] مفسر کے بقول، یہ "رحمت و عدل" کا وہ اعلیٰ مقام تھا جہاں دشمن کے ساتھ بھی انسانیت کا رشتہ برقرار رکھا گیا۔ اسلام نے قیدیوں کو تشدد کا نشانہ بنانے یا انہیں بھوکا پیاسا رکھنے کی سخت ممانعت کی، جو اس دور کے جاہلانہ معاشرے میں ایک انقلاب سے کم نہ تھا۔

تعلیم بطور فدیہ

اسلام میں علم کی اہمیت کا اندازہ اس انوکھے فیصلے سے لگایا جاسکتا ہے جو اسیرانِ بدر کے لیے کیا گیا۔ مولانا سر فراز خان صفدرؒ بیان کرتے ہیں کہ جو قیدی مالی فدیہ دینے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، آپ ﷺ نے ان کے لیے یہ شرط رکھی کہ وہ مدینہ کے دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں، تو یہی ان کا "فدیہ" تصور ہوگا اور انہیں رہا کر دیا جائے گا۔[28]

یہ انسانی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے جہاں جنگی قیدیوں کی رہائی کو "تعلیمی خدمات" سے جوڑا گیا۔ مفسر کے مطابق، یہ فیصلہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام قلم اور کتاب کی طاقت کو تلوار سے زیادہ اہمیت دیتا ہے اور دشمن سے بھی علم حاصل کرنے میں عار محسوس نہیں کرتا۔[29]

---

[23] سر فراز خان، ایضاً، ص: 152۔

[24] سورۃ الانفال، 8: 67۔

[25] سر فراز خان، تفسیر ذخیرۃ الجنان، ج: 5، ص: 154۔

[26] سر فراز خان، تفسیر ذخیرۃ الجنان، ج: 5، ص: 154۔

[27] ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج: 2، ص: 287۔

[28] احمد بن حنبل، المسند (قاہرہ: دار الحدیث)، ج: 1، ص: 247۔

[29] سر فراز خان، تفسیر ذخیرۃ الجنان، ج: 5، ص: 155۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.2 2026

جدید جنگی قوانین(Geneva Convention)سے تقابل

اگر ہم اسیرانِ بدر کے ساتھ نبوی سلوک کا موازنہ 1949ء کے "جنیوا کنونشن" (تیسرا کنونشن برائے تحفظِ اسیرانِ جنگ) سے کریں، تو اسلام کی برتری واضح ہو جاتی ہے:

- انسانی وقار: جنیوا کنونشن قیدیوں کو جسمانی تشدد سے بچانے کی بات کرتا ہے، جبکہ نبوی ماڈل نے چودہ سو سال پہلے قیدیوں کو اپنے برابر کھانا کھلانے اور بہتر لباس دینے کا حکم دیا۔[30]
- مذہبی آزادی: اسلام نے قیدیوں کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کیا، بلکہ ان کے انسانی حقوق کا تحفظ کیا۔
- رہائی کے طریقے: جدید قوانین میں قیدیوں کا تبادلہ یا جنگ کے خاتمے پر رہائی ہوتی ہے، لیکن اسلام نے "تعلیم" اور "فدیہ" جیسے تخلیقی راستے کھولے تا کہ دشمن کے افراد معاشرے کے لیے نفع بخش بن سکیں۔[31]

مولانا صفدرؒ "تفسیر ذخیرۃ الجنان" میں لکھتے ہیں کہ سورۃ الانفال کی آیات نے اگرچہ اس وقت کی عسکری ضرورت کے تحت قتل کو بہتر قرار دیا تھا، لیکن فدیہ لے کر رہا کرنے کے فیصلے نے رہتی دنیا تک کے لیے "انسانی حقوق" کی وہ بنیادیں فراہم کر دیں جن تک پہنچنے میں جدید دنیا کو صدیاں لگ گئیں۔[32]

6. عصری معنویت(Contemporary Significance)

غزوہ بدر محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک زندہ جاوید عسکری و سیاسی ضابطہ ہے، جس کی معنویت آج کے دور میں پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے "تفسیر ذخیرۃ الجنان" میں ان قرآنی حقائق کو جس انداز میں بیان کیا ہے، وہ دورِ حاضر کی مسلم ریاستوں کے لیے بہترین رہنما اصول فراہم کرتے ہیں۔

دفاعی حکمت عملی(Defense Strategy)

آج کے جدید اسٹریٹجک دور میں، جہاں ہتھیاروں کی دوڑ لگی ہوئی ہے، غزوہ بدر یہ سبق دیتا ہے کہ دفاعی تیاری میں "ذریعہ" (Means) سے زیادہ "مقصد" (Purpose)اور "حکمت" (Tactics)اہمیت رکھتی ہے۔[33]

انٹیلیجنس اور ڈیٹا: نبوی ماڈل ہمیں سکھاتا ہے کہ جنگ جیتنے کے لیے دشمن کی معاشی اور جغرافیائی کمزوریوں کا علم ہونا ضروری ہے۔ مولانا صفدرؒ کے مطابق، مسلمانوں نے دشمن کی معاشی شہ رگ (تجارتی شاہراہ) پر نظر رکھ کر انہیں مذاکرات پر مجبور کیا۔[34] آج کی دنیا میں اسے "اکنامک وارفیئر" اور "سائبر انٹیلیجنس" سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

محدود وسائل میں بہترین نتائج: 313 کا ایک ہزار کے مقابلے میں ٹھہرنا یہ واضح کرتا ہے کہ دفاعی بجٹ سے زیادہ اہم "ایمان" اور "اعلیٰ منصوبہ بندی" ہے۔

گڈ گورننس اور مشاورتی نظام(Good Governance)

جدید جمہوری نظام جس "شوریٰ" اور "احتساب" کا دعویٰ کرتا ہے، اس کی حقیقی جڑیں نبوی نظامِ شوریٰ میں پیوست ہیں۔

ماہرین کی رائے کا احترام: حضرت خباب بن منذرؓ کے مشورے پر مقام پڑاؤ کی تبدیلی ثابت کرتی ہے کہ "گڈ گورننس" میں سربراہِ ریاست کو مخصوص شعبوں کے ماہرین

---

[30] جنیوا کنونشن (III) برائے اسیرانِ جنگ، آرٹیکل 13، 14۔

[31] سرفراز خان، ایضاً، ص: 158۔

[32] ایضاً، سورۃ الانفال، آیت: 67-68۔

[33] سرفراز خان، ایضاً، ج5، ص: 140۔

[34] ایضاً، 145

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.2 2026

(Technical Experts) کی رائے کو ذاتی انا پر فوقیت دینی چاہیے۔[35]

اجتماعی فیصلہ سازی: بحرانی حالات (Crisis) میں مشاورت کرنے سے پوری قوم میں مالکانہ حقوق (Sense of Ownership) پیدا ہوتا ہے، جیسا کہ انصار و مہاجرین کے جذبوں سے ظاہر ہوا۔ مولانا صفدرؒ کے بقول، یہ مشاورتی نظام ہی تھا جس نے مسلمانوں کو ایک ناقابلِ تسخیر قوت بنا دیا۔[36]

نفسیاتی جنگ اور اسٹریٹیجک قیادت (Strategic Leadership)

غزوہ بدر میں نفسیاتی غلبے کے اصول آج کی "ففتھ جنریشن وار فیئر" (5th Generation Warfare) میں کلیدی اہمیت کے حامل ہیں:

ثباتِ قلب اور حوصلہ: سورۃ الانفال کی آیات کے مطابق، اللہ نے مسلمانوں کے دلوں کو مضبوط کیا اور دشمن کی نظروں میں ان کی تعداد بڑھا کر دکھائی۔[37] یہ دشمن پر نفسیاتی رعب طاری کرنے کا نبوی طریقہ تھا۔

پروپیگنڈا کا رد: سراقہ بن مالک (ابلیس) کے فرار ہونے کا واقعہ یہ سکھاتا ہے کہ دشمن کے جھوٹے پروپیگنڈا اور داخلی انتشار کو کس طرح ختم کیا جاتا ہے۔

قیادت کا کردار: ایک کامیاب لیڈر وہ ہے جو مشکل وقت میں خود کو اللہ کے سامنے جھکا دے (جیسا کہ آپ ﷺ کی دعا) اور میدانِ عمل میں اپنے ساتھیوں کے لیے ڈھال بن جائے۔ مولانا صفدرؒ فرماتے ہیں کہ اسٹریٹیجک قیادت کا اصل کمال "تدبیر" اور "توکل" کا وہ توازن ہے جو بدر میں نظر آتا ہے۔[38]

7. نتائج اور سفارشات (Conclusion and Recommendations)

غزوہ بدر کے عسکری و مشاورتی پہلوؤں کا "تفسیر ذخیرۃ الجنان" کی روشنی میں مطالعہ کرنے کے بعد درج ذیل نتائج (Findings) اور سفارشات سامنے آتی ہیں:

تحقیق کے نتائج (Research Findings)

- عسکری برتری کا حقیقی تصور: تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ فتح و نصرت صرف مادی وسائل اور عددی اکثریت پر منحصر نہیں، بلکہ صحیح منصوبہ بندی، انٹیلیجنس، اور اللہ پر توکل (روحانی عامل) وہ بنیادیں ہیں جنہوں نے 313 کو ایک ہزار پر غالب کیا۔
- مشاورت کی قانونی حیثیت: مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی تشریحات سے واضح ہوتا ہے کہ "شوریٰ" (مشاورت) اسلامی ریاست کا کوئی اختیاری عمل نہیں بلکہ ایک لازمی انتظامی ستون ہے، جو بحرانی حالات (Crisis Management) میں بہترین فیصلہ سازی کو یقینی بناتا ہے۔
- ماہرینِ فن کی اہمیت: حضرت خباب بن منذرؓ کے واقعے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلامی قیادت تکنیکی اور عسکری معاملات میں ماہرین کی رائے کو اپنی ذاتی رائے پر فوقیت دیتی ہے۔
- انسانی حقوق کا اولین نمونہ: اسیرانِ بدر کے ساتھ نبوی سلوک اور تعلیم بطورِ فدیہ کی شرط نے ثابت کر دیا کہ اسلام جنگ کے دوران بھی انسانی وقار اور علم کی ترویج کو مقدم رکھتا ہے۔ یہ اصول جدید جنیوا کنونشن سے کہیں زیادہ جامع اور رحیمانہ ہیں۔
- نفسیاتی جنگ (Psychological Warfare): سورۃ الانفال کی آیات (43، 48) یہ واضح کرتی ہیں کہ دشمن پر نفسیاتی رعب طاری کرنا اور اپنے لشکر کے حوصلے بلند رکھنا ایک کامیاب اسٹریٹیجک قیادت کی نشانی ہے۔

سفارشات (Recommendations)

تحقیق کے تناظر میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

---

35 ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج:1، ص:236۔

36 سرفراز خان، تفسیر ذخیرۃ الجنان، ج:5، ص:135۔

37 سورۃ الانفال، 8:43-44۔

38 سرفراز خان، ایضاً، ص:158۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

- تعلیمی نصاب میں شمولیت: عصری تعلیمی اداروں (اسکولوں اور جامعات) کے نصاب میں غزوہ بدر کو محض ایک تاریخی واقعے کے طور پر نہیں، بلکہ ایک "دفاعی اور انتظامی ماڈل" کے طور پر پڑھایا جانا چاہیے۔
- عسکری اکیڈمیوں کے لیے رہنما اصول: مسلم ممالک کی عسکری اکیڈمیوں میں "بدر اسٹریٹیجی" کو جدید "گوریلا وارفیئر" اور "انٹیلیجنس کلچر" کے تقابل کے ساتھ ایک علیحدہ مضمون کے طور پر شامل کیا جائے۔
- گڈ گورننس کا فروغ: اسلامی ممالک کے حکمرانوں اور پالیسی سازوں کو چاہیے کہ وہ فیصلہ سازی کے عمل میں "نظامِ شوریٰ" کو ادارہ جاتی شکل دیں، جہاں ماہرین کی رائے کو سیاسی مفادات پر ترجیح دی جائے۔
- تفسیر ذخیرۃ الجنان کا مطالعہ: محققین اور سکالرز کو چاہیے کہ وہ مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی تفسیر میں موجود سیاسی و سماجی ابعاد پر مزید کام کریں، تاکہ قدیم علمی مآخذ کو جدید علمی زبان میں دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے۔
- قیدیوں کے حقوق کی پاسداری: عالمی اداروں کو چاہیے کہ وہ جنگی قیدیوں کے حقوق کے حوالے سے "تعلیم بطورِ فدیہ" اور نبوی حسنِ سلوک کے ماڈل کو عالمی قوانین (International Law) میں مزید بہتر انداز میں شامل کریں۔

مختصر یہ کہ غزوہ بدر میں اپنائی گئی نبوی عسکری حکمتِ عملی اور مشاورتی نظام آج بھی مسلم امہ کے لیے ایک مکمل ضابطہِ حیات فراہم کرتا ہے۔ مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے "تفسیر ذخیرۃ الجنان" میں ان باریک بین نکات کو جس سادگی اور علمی متانت سے بیان کیا ہے، وہ دورِ حاضر کی فکری و سیاسی پریشانیوں کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔